ساری کٹمب کے لوگ ملنے کو آئے، اور پاؤں پڑ، انھیں لے جا، راج پر بٹھایا۔ اتنی کتھا کہہ بیتال نے پوچھا، اے راجا! ان میں سے ست کس کا ادھک ہؤا؟ راجا بیربکرماجیت بولا، سنکھچوڑ کا۔ بیتال نے کہا، کس طرح؟ راجا نے کہا، گیا ہوا سنکھچوڑ پھر جیو دینے کو آیا، اور گرڑ کے کھانے سے اسے بچایا۔ بیتال بولا، کہ جس نے پرائے لیے اپنی جان دی، اس کا ست کیوں نہ ادھک ہؤا؟ راجا نے کہا جیموتباہن ذات کا کشتری ہے، اسے جی دینے کا ابھیاس[1] ہو رہا ہے، اس سے اسے جان دینی کچھ کٹھن نہ معلوم دی۔ یہ سن بیتال پھر اسی پیڑ میں جا لٹکا، اور راجا وہاں جا، اسے باندھ کاندھے پر رکھ، لے چلا۔

۱- مشق۔

سولھویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا بیربکرماجیت! چندر شیکھر نام ایک نگر ہے، کہ وہاں کا رہنے والا رتن دت سیٹھ تھا۔ اس کے ایک بیٹی تھی، انمادنی تھا اس کا نام۔ جب وہ جوبن وتی ہوئی، تب اس کے باپ نے وہاں کے راجا سے جا کر کہا، مہاراج! میرے گھر میں ایک کنیا ہے، جو آپ کو اس کی چاہ ہو تو لیجیے، نہیں میں اور کسی کو دوں۔ یہ سن راجا نے دو تین پراچین داسوں کو بلا کر کہا، اس سیٹھ کی پتری کے لکشن جا کے دیکھ آؤ۔ وے راجا کی آ گیا سے سیٹھ کے گھر آئے، اور اس لڑکی کا روپ دیکھ سبھی موہت ہوئے۔

حسن ایسا گویا اندھیرے گھر کا اجالا، آنکھیں مرگ کی سی، چوٹی ناگن سی، بھویں کمان سی، ناک کیر کی سی، بتیسی موتی کی سی لڑی، ہونٹھ کندوری کی مانند، گلا کپوت کا سا، کمر چیتے کی سی، ہاتھ پاؤں کومل کمل سے، چندر مکھی، چمپا برنی، ہنس گونی، کوکل بینی جس کے روپ کو دیکھ اندر کی اپسرا بھی لجائے۔ اس پرکار کی

۱- بارکر: چندر شیکھر کے رہنے والے سیٹھ رتن دت، اس کی لڑکی انمادنی کی کہانی جس کا بیاہ راجا کے سپہ سالار بلبھدر سے ہوا اور جس کی محبت میں چندر شیکھر کے راجا نے جان دے دی۔

Buittenen : The King and the Spiteful Seductress.

سندری سب سلکشن[1] بھری دیکھ اُنھوں نے آپس میں بچار کیا ، ایسی جوناری راجا کے گھر میں جائے گی ، تو راجا اس کا ادھین ھوئے گا ، اور راج کاج کی چنتا کچھ نہ کرے گا ، اس سے بہتر یہ ھے کہ راجا سے کہیے ، وہ کلکشنی[2] ھے ، آپ کے جوگ نہیں ۔

یہ بچار کر وھاں سے راجا کے پاس آ کر اُنھوں نے یہ نبیدن[3] کیا ، مہاراج ! اُس کنیا کو ھم نے دیکھا ، وہ آپ کے لائق نہیں ۔ یہ سن کے راجا نے سیٹھ سے کہا میں بیاہ نہ کروں گا ۔ پھر سیٹھ نے اپنے گھر آ کیا کام کیا کہ بلبھدر جو راجا کا سیناپتی[4] تھا ، اس کے ساتھ اپنی پتری کا بواہ کر دیا ۔ وہ اس کے گھر میں رھنے لگی ۔ ایک دن کا ذکر ھے ، راجا کی سواری اس راہ سے نکلی ، اور وہ بھی اس سمے سنگار کیے اپنے کوٹھے پر کھڑی تھی ۔ اتفاقاً راجا کی اور اس کی چار نظریں ھوئیں ۔ راجا اپنے من میں کہنے لگا ، یہ دیو کنیا ھے یا اپسرا ھے ، یا نر کنیا ھے ۔

غرض اس کا روپ دیکھ ، موھت ھو گیا اور وھاں سے نپٹ بے قرار ھو ، اپنے مندر کو آیا ۔ اس کا منہ دیکھ دوار پال بولا مہاراج ! آپ کے شریر میں کیا بتھا ھے ؟ راجا نے کہا ، آج میں نے آتے ھوئے باٹ میں ایک کوٹھے پر سندر ستری دیکھی ھے ، میں نہیں جانتا ھوں کہ وہ حور یا پری یا انسان ھے ، کہ اس کے روپ نے ایک بارگی میرا من موہ لیا ، اس سے بےکل ھوں ۔ یہ سن کے دربان نے عرض کی ،

۱- اچھے طور طریقے ۔
۲- بداطوار ۔
۳- عرض ۔
۴- سپہ سالار ۔

مہاراج ! اسی سیٹھ کی لڑکی ھے ، جو آپ کا سیناپتی بلبھدر ھے ، وہ اسے بیاہ لایا ھے ۔ راجا نے کہا ، میں نے جن لوگوں کو لکشن دیکھنے بھیجا تھا ، انھوں نے ھم سے چھل کیا ۔ یہ کہہ راجا نے چوبدار کو[1] فرمایا ، انھیں جلدی لے آؤ ۔ راجا کی یہ آگیا پا چوبدار انھیں بلا لایا ۔

جب وے راجا کے سنمکھ آئے ، تو راجا نے کہا ، میں نے جس لیے تمھیں بھیجا تھا ، اور جو میری اچھا تھی ، سو تم نے نہ کی ۔ بلکہ اپنے جی سے ایک بات جھوٹی بنا کر مجھے اتر[2] دیا ، اور آج میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ۔ وہ ایسی سندر ناری سب گن پوری ھے کہ اس سمے اس سی ملنی کٹھن ھے ۔ یہ سن کے انھوں نے کہا مہاراج ! جو آپ فرماتے ھیں سو سچ ھے ، پر ھم نے اسے کلکشنی جس واسطے حضور میں عرض کیا تھا ، سو وہ مدعا سنیے ۔ آپس میں ھم نے یہ بچارا ، ایسی سندر ناری جو مہاراج کے گھر میں جائے گی تو مہاراج دیکھتے ھی اس کے بس ھوں گے ، اور راج کاج سب چھوڑ دیں گے تو راج بھنگ ھوگا ، اس بھئے سے ھم نے ایسا بنا کر کہا تھا ۔

یہ سن کے راجا نے ان سے تو کہا ، کہ تم سچ کہتے ھو ۔ پر اس کی یاد میں راجا کو نپٹ بےچینی تھی ، اور سب لوگوں پر راجا کی بےقراری ظاھر تھی ، کہ اتنے میں بلبھدر بھی آ پہنچا ، اور ان نے ھاتھ جوڑ راجا کے سامنے کھڑے ھو کر عرض کی ، ھے پرتھوی[3] ناتھ ! میں آپ کا

۱- بارکر : ”کو“ ندارد ۔
۲- جواب ۔
۳- زمین کے مالک ۔

داس ، وہ آپ کی داسی اور اس کے ہیت آپ اتنا کشٹ پاویں؟ اس سے مہاراج آگیا دیجیے کہ وہ حاضر ہو ۔ یہ بات سن راجا نہایت کرود کر کے بولا ، برانی ستری کے پاس جانا بڑا ادھرم ہے ، یہ بات کیا تو نے مجھ سے کہی ، کیا میں ادھرمی ہوں جو ادھرم کروں ؟

برانی ستری ماتا کی سمان ہے ، اور برانا دھن ماٹی برابر ۔ سنو بھائی ! جیسا اپنا جی آدمی سمجھے ، ویسا ہی سب کا جی سمجھے ۔ پھر بلبھدر بولا ، وہ میری داسی ہے ، جب میں نے آپ کو دی ، پھر بیگانی ستری کیوں کر ہوئی ؟ راجا نے کہا ، جس کام کے کرنے سے سنسار میں کلنک لگے سو کام میں نہ کروں گا ۔ پھر سیناپتی نے عرض کیا مہاراج ! اسے میں گھر سے نکال ، اور جگہ رکھ ، بیسوا[٢] کر ، آپ کے پاس لاؤں گا ۔ تب راجا نے کہا جو تو ستی ناری کو بیسوا کرے گا تو میں تجھے بڑا دنڈ دوں گا ۔

یہ کہہ راجا اس کی یاد میں چنتا کر کے دس دن میں مر گیا ۔ پھر بلبھدر سیناپتی نے اپنے گرو سے جا کر پوچھا ، میرا سوامی انمادنی کے کارن موا ، اب مجھے کیا کرنا اچت ہے ، سو آگیا کیجیے ۔ اس نے کہا ، سیوک کا ادھرم یہ ہے ، سوامی کے پیچھے اپنا جی دے ۔ یہ سن کے بخشی وہاں گیا جہاں راجا کے تئیں جلانے کو لے گئے تھے ، جتنی دیر میں راجا کی چتا تیار ہوئی ، اس نے بھی سنان پوجا سے فراغت کی ، اور جب چتا میں آگ دی ، تب یہ بھی چتا کے پاس گیا ، اور سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ، اے سورج دیوتا ! میں من بچ کرم کر کے یہی کامنا مانگتا ہوں کہ جنم جنم اسی سوامی کو پاؤں ، اور تیرا گن گاؤں ۔

اتنا کہہ ، دنڈوت کر ، آگ میں کود پڑا ۔

یہ خبر سن انمادنی اپنے گرو کے پاس گئی ، اور اس سے سب کہہ کے پوچھا مہاراج ! ستری کا دھرم کیا ہے ؟ اس نے کہا ، ماتا پتا نے جس کے تئیں اپنی کنیا دی ، اسی کی سیوا کرنے سے وہ کلونتی کہلاتی ہے ۔ اور دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ جو ناری اپنے سوامی کے جیتے تپ برت کرتی ہے ، وہ اپنے سوامی کی عمر کم کرتی ہے ، اور انت کال کو نرک میں پڑتی ہے ۔ پر اتم یہ ہے ، کیسا ہی سوامی ہین ہو اسی کی سیوا کرنے سے اس کی مکتی ہوتی ہے ، اور جو ناری شمشان میں ستی ہونے کی کامنا کر جتنے پاؤں زمین پر رکھتی ہے ، اتنے اشو میدھ یگیہ کرنے کے پھل ہوتے ہیں ، اس میں کچھ سندیہ نہیں ، اور ستی ہونے کے سماں ناری کو کوئی دھرم نہیں ۔ یہ سن دنڈوت کر ، اپنے گھر کو آئی ، اور سنان دھیان کر ، بہت سا دان براہمنوں کو دے ، چتا کے پاس جا ایک پری کرما کر بولی ، کہ اے ناتھ ! میں تیری داسی جنم جنم ہوں ۔ اتنا کہہ یہ بھی آگ میں جا بیٹھی اور جل گئی ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ، اے راجا ! ان تینوں میں کس کا ست ادھک ہوا ؟ راجا بیربکر ماجیت نے کہا ، اس راجا کا ۔ بیتال نے کہا کس طرح ؟ راجا بولا ، سیناپتی کی دی ہوئی ستری کو چھوڑا ، اور اسی کے واسطے جان دی ، پر دھرم رکھا ۔ سوامی کے لیے سیوک کو جی دینا اچت

ہے ، اور پتی کے لیے ستری کو ستی ہونا لازم ہے ، اس کارن راجا کا ست ادھک ہوا ۔ بیتال اتنا سن ، اسی ترور میں جا لٹکا ، راجا بھی پیچھے پیچھے جا ، پھر اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

سترھویں کہانی

بیتال بولا اے راجا ! اجین نگری کا مہاسین نام راجا تھا ، اور وہاں کا باسی دیو شرما براھمن ۔ جس کے بیٹے کا نام گناکر ۔ وہ بڑا جواری ہوا ، یہاں تلک کہ جو کچھ اس براھمن کا دھن تھا سو جوئے میں ہار دیا ۔ تب سارے کنبے کے لوگوں نے گناکر کو گھر سے نکال دیا ، اور اس سے کچھ نہ بن آیا ۔ لاچار ہو کر وہاں سے چلا تو کتنے دنوں میں ایک شہر میں آیا ۔ وہاں دیکھتا کیا ہے کہ ایک جوگی دھونی لگائے بیٹھا ہے ۔ اسے ڈنڈوت کر یہ بھی وہاں بیٹھ گیا ۔

جوگی نے اس سے پوچھا تو کچھ کھائے گا ؟ اس نے کہا مہاراج ! دو گے تو کیوں نہ کھاؤں گا ۔ جوگی نے ایک آدمی کی کھوپری میں کھانا بھر کے اسے لا دیا ، اس نے دیکھ کر کہا ، اس کپال کا ان میں نہ کھاؤں گا ۔ جب ان نے بھوجن نہ کیا ، تب جوگی نے ایسا منتر پڑھا کہ ایک یکشنی ہاتھ جوڑ آن کے حاضر ہوئی ، اور بولی ، مہاراج ! جو آگیا ہو سو کروں ۔ جوگی نے کہا اس براھمن کو اچھا بھوجن دے ۔ اتنا سن کے اس نے ایک اچھا سا مندر بنا اس میں سب سکھ کے سامان رکھ کے اسے یہاں سے اپنے ساتھ لے گئی ، اور چوکی پر بٹھا بھانت بھانت کے بنجن اور پکوان تھال بھر بھر اس کے رو برو رکھے ۔

اس نے من مانتا جو بھایا سو کھایا ۔ اس کے بعد پاندان